

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجْرًا كَفَارًا سَرَابٌ ۚ ۲۷

وَلَا	يَلِدُوا	كَفَارًا	إِلَّا فَاجْرًا	وَلَا
اور نہ	جنسیں گے	گر بدکار	ناشکر گزار	اے پروردگار میرے

اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہوگی۔ اے میرے پروردگار!

أَغْفِرْ لِي وَلِوْلَدِيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ

بَيْتِيَ	دَخَلَ	وَلِمَنْ	وَلِوْلَدِيَّ	أَغْفِرْ لِي
بَخْش دے مجھے	داخل ہو	اور اس بھی جو	اور مال باپ میرے کو	اور مال کا اپ کا اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے

مجھ کو اور میرے ماں باپ کا اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے

مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا

وَلَا	مُؤْمِنًا	وَالْمُؤْمِنَاتِ	وَلِلْمُؤْمِنِينَ	وَلَا
اور نہ	ایمان لَا کر	اور مومنات کو	اور مومنون	اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرماء اور

تَزِيدِ الظَّلَمِيْنَ إِلَّا تَبَارَأَ

إِلَّا تَبَارَأَ	الظَّلَمِيْنَ	تَزِيدُ
مگر تباہی/ہلاکت میں	ظالموں کو	بڑھا

ظالم لوگوں کے لیے اور زیادہ تباہی بڑھا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا میریان نہیاں رحم والا ہے۔

اعمال: لَا يَلِدُوا: وہ نہیں جنسیں گے؛ (ضرب: وَلَدٌ، يَلِدُ) وَلَا دَهْ: مضرار عفنی جمع غائب مذکور۔

اسماع: فَاجْرًا: دین کا پرودھ پھاڑنے والا علاویہ گناہ کرنے والا فَجْرُ وَ فُجُورُ سے، اسم فاعل (واحدہ مذکور)۔

تَبَارَأً: ہلاکت، ہلاک کرنا، برا برا کرنا، مصدر ہے (سمع و ضرب)۔

آخری آیت میں حضرت نوحؐ نے عین زندگی عذاب کے وقت اپنے رب سے اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے مفترت کی دعا کی۔ اور الجا کی کہ میری قوم کے کافروں میں سے آپ کسی کو جیتا نہ چھوڑیں۔ کیونکہ ان میں اب کوئی خوبی نہیں ہے، ان کی جو اولاد ہوگی وہ بھی کافر اور فاجر ہی ہوگی۔

حضرت نوحؐ کا قصہ قرآن کے دیگر مقامات پر بھی آیا ہے، ان میں ملاحظہ ہو (۷): ۲۸۳۵۹ (۱۱)، ۲۸۳۴۵ (۲۷)، ۲۸۳۷۵ (۳۷)۔

سُورَةُ الْجِنْ
 اس سورۃ کا نام 'جن' ہے
 کیونکہ اس میں جنوں کا قصہ
 بیان کیا گیا ہے۔ بخاری اور
 مسلم میں برداشت عبد اللہ بن
 عباس شان نزول کے حوالے
 سے حدیث بیان ہوئی ہے کہ
 حضور ﷺ اپنے چند اصحاب
 کے ساتھ بازار عکاظ تشریف
 لے جا رہے تھے راستے میں
 نخلہ کے مقام پر آپ نے صبح
 کی نماز پڑھائی۔ اس وقت
 جنوں کا ایک گروہ ادھر سے
 گزر رہا تھا۔ ملادت کی آواز
 سن کر وہ پھر گیا اور غور سے
 قرآن سنتا رہا۔ اس واقعہ کا
 ذکر اس سورۃ میں کیا گیا
 ہے۔

﴿آیت ااتا ۱۵﴾: ان آیات
 سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبی
 کریمؐ کی زبان سے قرآن
 پاک سننا اور گمراہ لیا اور
 واپس جا کر اپنی قوم کے جنوں
 سے اس کا ذکر کیا۔ خود ایمان
 لائے اور اپنی قوم کو بھی ایمان
 لانے کی دعوت دی۔

آیت اسے معلوم ہوتا ہے کہ
 حضورؐ نے اس وقت جنوں کو
 نہیں دیکھا اور نہ آپ کو یہ
 معلوم ہوا کہ جن قرآن سن
 رہے ہیں۔ بعد میں اللہ تعالیٰ

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ أُسْتَمَعَ نَفْرٌ مِّنَ الْجِنِّ

قُلْ	أُوحِيَ	إِلَى	أَنَّهُ	أُسْتَمَعَ	نَفْرٌ	مِّنَ الْجِنِّ
کہو	وی کی گئی	میری طرف	کہاے	نا	ایک جماعت نے	جنوں میں سے

(بے پیغمبر اولوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب کو) سنا

فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي

فَقَالُوا	يَهْدِي	إِنَّا سَمِعْنَا	قُرْآنًا	عَجَبًا	رَأَسَةً	تَبَاتَتْ
پھر کہا انہوں نے	کہ تحقیق ہم نے سنا	قرآن	عجیب	تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔ جو بھلائی کا راستہ		

إِلَى الرُّشْدِ فَأَمْنَأْ بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا

إِلَى الرُّشْدِ	فَأَمْنَأْ	بِهِ	وَلَنْ	نُشْرِكَ	بِرَبِّنَا
مرق بھلائی کی	پس ایمان لائے ہم	اس پر	اور ہرگز نہ	شریک تھہرا نیکے	اپنے پروردگار کیسا تھا

ہتاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں

أَحَدًا ۚ وَأَنَّهُ تَعْلَى جَدُّ سَرِينَا مَا اتَّخَذَ

أَحَدًا	وَأَنَّهُ	تَعْلَى	جَدُّ	رَبَّنَا	مَا اتَّخَذَ
کسی کو	اور یہ کہ	بلند ہے	شان	پروردگار ہمارے کی	وَنَبِيل رکھتا

بنا میں گے۔ اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی عظمت (شان) بہت بڑی ہے وہہ

صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدًا ۖ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ

صَاحِبَةٌ	وَلَا وَلَدًا	كَانَ يَقُولُ	وَأَنَّهُ	كَبِيَّ
بیوی	اور شاداولاد	اویس کہ	کہتے تھے	اویس کہ

بیوی رکھتا ہے اور نہ اولاد۔ اور یہ کہ ہم میں سے بعض بے وقوف

تعالیٰ: استَمَعَ: اس نے سن لیا، اسْتَمَاعَ سے ماضی واحد عاجب مذکور۔

تعالیٰ: جَدُّ: شان، عزت، ذیفن، عظمت، بے نیازی۔

سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ وَأَنَا ظَنَّاً أَنْ

أَنْ	وَأَنَا ظَنَّاً	شَطَطًا	عَلَى اللَّهِ	سَفِيهُنَا
بعض يپوتو هم میں سے	اور یہ کہم نے گمان کیا کر	اللَّهُ پُر	جِهُوتُهُمْ مِنْ سَيِّئَاتِ الدُّنْيَا	غَيْرِهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِ الدُّنْيَا
خدا کے پارے میں جھوٹ افرا کرتا ہے۔ اور ہمارا (یہ) خیال تھا ک				

لَنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝

كَذِبًا	عَلَى اللَّهِ	وَالْجِنُّ	الْإِنْسُ	لَنْ تَقُولَ
جِهُوتُهُمْ مِنْ سَيِّئَاتِ الدُّنْيَا	اللَّهُ پُر	أَوْجَنْ	انْسَان	هُرَّجَزَةَ كَبِيرَاتِهِ
انسان اور جن خدا کی نسبت جھوٹ نہیں بولتے۔				

وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ

يَعُوذُونَ	مِنَ الْإِنْسِ	رِجَالٌ	كَانَ	وَأَنَّهُ
اوْرِيَہ کہ بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑتا	اناؤں میں سے	کچھ آدمی	تھے	اوْرِيَہ کہ
کرتے تھے (اس سے) ان کی سرکشی اور بڑھنی۔				

بِرِّجَالٍ مِنَ الْجِنِ فَرَادُوهُمْ رَهْقًا ۝

رَهْقًا	فَرَادُوهُمْ	مِنَ الْجِنِ	بِرِّجَالٍ	وَأَنَّهُ
سرکشی	چھوٹو گوں کی	چھوٹو گوں کی	چھوٹو گوں کی	كَانَ
کرتے تھے (اس سے) ان کی سرکشی اور بڑھنی۔				

وَأَنَّهُمْ ظَنَّوا كَمَا ظَنَّتُمْ أَنْ لَنْ يَبْعَثُ

وَأَنَّهُمْ ظَنَّوا	كَمَا	ظَنَّتُمْ	أَنْ	لَنْ	يَبْعَثُ
اوْرِيَہ کہ انہوں نے گمان کیا	جیسا کہ تم نے گمان کیا تھا	یہ کہ ہرگز نہ اٹھائے گا / رسول بن اکبر بیحی			
اوْرِيَہ کہ ان کا بھی یہ اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ خدا کسی کو					

افعال: ظَنَّنا: ہم نے گمان کیا، (نفر: ظلن، یطْلُن، طَنْ) (جانا، یقین کرنا) سے ماضی جمع مثکلم۔

يَعُوذُونَ: وہ پناہ چاہتے ہیں / تھے (نفر: غَادَ، يَعُوذُ) (غَوْدُ) (معاذ) سے مضر اربع جمع غائب مذکور۔

زَادُوا: انہوں نے (ان کو) زیادہ دیا، انہوں نے زیادہ کیا، (ضرب) زِيَادَةُ سے ماضی جمع غائب مذکور۔

اسماع: رَهْقًا: سرکشی، تکبیر، زیادتی، سرچ، ہنا، ظلم کرنا، رَهْقَ، بِرُّهَقُ کا مصدر۔

نے وہی کے ذریعے اس کی
خبر دی۔

جنوں نے اپنی قوم سے کہا کہ
ہم نے ایک بہت عمدہ قرآن
سنائے ہے۔ ہم تو اپنے رب کے
ساتھ کسی کو شریک نہیں
ٹھہرائیں گے۔ اس سے
معلوم ہوا کہ جن مشرک تھے
قرآن سن کر متاثر ہوئے اور
شرک سے توبہ کر لی۔

جنوں کے سرکش ہونے کی
وجہ یہ تباہی جاری ہے کہ
انسان جنوں کی پناہ مانگا
کرتے تھے جس کی وجہ سے
جن اور مغربوں ہو گئے۔

حضرت ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ زمانہ جامیت
میں عرب کسی سنسان وادی
میں رات گزارتے تو پکار کر
کہتے ہم اس وادی کے مالک
جن کی پناہ مانگتے ہیں۔

ایمان لانے والے جن یہ کہہ
رہے ہیں کہ جب انسان خدا
کی بجائے جنوں سے ڈنے
لگ گیا تو پھر جن بھی اس کو
ستانے اور ظلم کرنے پر شیر ہو
گے۔

رسول اللہ ﷺ کی بیانات سے
پہلے عالم بالا کی خبریں معلوم
کرنے کے لیے آسان کی
طرف پرواز کرتے تھے اور

سن گن لے لیتے تھے۔ اب
وہ آسمان کی طرف جاتے تو
سخت حفاظتی انتظامات پاتے
اور ان کو مار کر بھاگ دیا جاتا۔
اس سے جنور نے سوچا کہ
ضرور دنیا میں کوئی انقلاب
آنے والا ہے۔

وہ یہ معلوم کرنے کے لیے
پھر نے لگے اسی دوران
رسول اللہ ﷺ کی زبان
مبارک سے قرآن سننا اور مجھ
گئے کہ اسی وجہ سے عالم بالا
میں سخت پھرے لگا دیئے
گئے ہیں۔ وہ فوراً ایمان لے
آئے اور اپنی قوم کو بھی ایمان
کی دعوت دی۔

اللَّهُ أَحَدٌ ۚ وَأَنَا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنِي

اللَّهُ	أَحَدٌ	وَأَنَا	لَمَسْنَا	السَّمَاءَ	فَوَجَدْنِي
اللَّهُ	کسی کو	اور یہ کہ ہم نے	ٹوٹا (ہم نے)	آسمان کو	پس پایا اسکو نبیں جلائے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹوٹا تو اس کو مضبوط

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَ شَهِيدًا ۖ وَأَنَا كُنَّا

مُلِئَتْ	حَرَسًا	شَدِيدًا	وَ شَهِيدًا	وَأَنَا كُنَّا
مُلِئَتْ	چوکیداروں سے	سخت	اور یہ کہ ہم تھے	چوکیداروں سے

چوکیداروں اور انگاروں سے چھرا ہوا پاپیا۔ اور یہ کہ (پہلے) ہم وہاں

نَقَدُ مِنْهَا مَقْعِدَ لِلْسَّمْعِ ۖ فَمَنْ يَسْتَمِعُ

نَقَدُ	مِنْهَا	مَقْعِدَ	لِلْسَّمْعِ	فَمَنْ	يَسْتَمِعُ
نَقَدُ	اس کے	ٹھکانوں پر	ستے کے لیے	پس جو	سنا چاہتا ہے

بہت سے مقامات میں (خیر) ستے کے لیے بیٹھا کرتے تھے۔ اب کوئی سنا چاہے

إِلَّا يَجِدُ لَهُ شِهَابًا رَصَدًا ۖ وَأَنَا لَا

إِلَّا	يَجِدُ لَهُ	رَصَدًا	شِهَابًا	وَأَنَا لَا
إِلَّا	اور یہ کہ ہم نہیں	دکھنا انگارہ	گھات میں	پاتا ہے اپنے لیے

تو اپنے لیے انگارہ تیار پائے۔ اور یہ کہ نہیں

نَدِرِي أَشَرٌ أَرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ

نَدِرِي	أَشَرٌ	أَرِيدَ	بِمَنْ	فِي الْأَرْضِ	أَمْ
نَدِرِي	آیا برائی کا	ارادہ کیا گیا	ان کے ساتھ جو	زمین میں ہیں	یا

معلوم نہیں کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی تقصود ہے یا

تعالیٰ لَمَسْنَا: ہم نے ٹوٹا / قصد کیا (نصر) لَمَسْ (چھونا) سے ماضی جمع متكلّم۔ مُلِئَتْ: بھر دیا گیا (فتح) مَلَأَ سے ماضی مجھول واحد
تھے موت۔ نَقَدُ: ہم بیٹھتے ہیں؛ ہم بیٹھا کرتے تھے (تح)؛ (نصر) قُعُودَ سے مغارع جمع متكلّم۔ أَرِيدَ: ارادہ کیا گیا / ارادہ سے ماضی
تجھیل واحد غائب مذکور۔

إِلَّا يَجِدُ: حفاظت کرنے والے پاسبان چوکیدار، حارس و حرسی واحد۔ شِهَابًا: انگارے، شعلہ، شہاب واحد۔ مَقْعِدَ: میٹنے کی

جگہ، گھات لگانے کے مقام، قُعُودَ سے اسی ظرف مکان جمع، مَقْعِدَ واحد۔ رَصَدًا: گھات چوکیدار، نگہبان۔

أَرَادَ بِهِمْ رَبِّهِمْ رَأَشَدًا لَّا وَأَنَا مِنَّا

مِنَّا	وَأَنَا	رَشَدًا	رَبِّهِمْ	أَرَادَ بِهِمْ
ارادہ فرمایا ہے اسکے ساتھ پور دگار اپنے پور دگار کرنے بھلائی کا اور یہ کہ ہم میں سے				
ان کے پور دگار نے ان کی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں کوئی				

الصَّلِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذِلِّكَ كُنَّا طَرَائِقَ

طَرَائِقَ	كُنَّا	ذِلِّكَ	دُونَ	وَمِنَّا
طریقوں پر				
نیک ہیں اور ہم میں سے اسکے علاوہ ہیں	ہم ہیں			

قِدَّا لَّا وَأَنَا فَلَنَّا أَنْ لَنْ نُعِجزَ اللَّهَ فِي

اللَّهُ فِي	أَنْ لَنْ	نُعِجزَ	وَأَنَّا ظَنَّا	قِدَّا
غفت	اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا کہ ہم زمین میں (خواہ کہیں ہوں) خدا کو ہراہیں	کہ ہرگز نہ ہر اسکیں گے	کہ ہرگز نہ ہر اسکیں گے	
ہیں۔ اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں (خواہ کہیں ہوں) خدا کو ہراہیں				

الْأَرْضِ وَلَنْ نُعِجزَ هَرَبًا لَّا وَأَنَا لَمَّا

الْأَرْضِ	وَلَنْ	نُعِجزَ	هَرَبًا	وَأَنَا	لَمَّا
زمین	اور ہرگز نہ	عاجز کر سکیں گے اسکو	بھاگ کر	اور یہ کہ ہم	جب
سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو تھکا سکتے ہیں۔ اور جب ہم نے					

سَمِعْنَا الْهُدَى أَمَنَّا بِهِ فَمَنْ يُؤْمِنْ بِمَا يَهِي

سَمِعْنَا	الْهُدَى	أَمَنَّا بِهِ	فَمَنْ	يُؤْمِنْ	بِهِي
ہم نے سئی	ہدایت	ایمان لے آئے اس پر	پس جو	ایمان لایا	پور دگار اپنے پر
ہدایت (کی کتاب) سئی اس پر ایمان لے آئے تو جو شخص اپنے پور دگار پر ایمان لاتا ہے					

افعال: لَنْ نُعِجزَ: ہم ہرگز نہ عاجز کر سکیں گے / ہر اسکیے گے اغجاڑ سے مضر اعنی بن جم متكلم۔

اسماء: طَرَائِقَ: راہیں، طریقہ / فرقہ، طریقہ کی جمع۔ قِدَّا: مختلف راہ و روشن اور جدا اچد ارادے رکھنے

والے اگر وہ قیدہ کی جمع۔ هَرَبًا: بھاگ کر فرار ہو کر بھاگنے کی کوشش کرنا مصدرہ (باب سعی)۔

فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَ لَا رَهْقًا لَا وَأَنَا مِنَّا

فَلَا	يَخَافُ	بَخْسًا	وَ لَا رَهْقًا	وَأَنَا مِنَّا
پس نہ	اسے خوف ہوگا	کسی فقصان کا	اور نہ ظلم کا	اور یہ کہم میں سے کچھ
اس کو فقصان کا خوف ہے ظلم کا۔ اور یہ کہم میں				

الْمُسْلِمُونَ وَ مِنَ الْقُسْطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ

الْمُسْلِمُونَ	وَ مِنَ	فَمَنْ	الْقُسْطُونَ	أَسْلَمَ
مسلمان ہیں	اور ہم میں سے کچھ	گراہ ہیں	پس جو	فرماں بردار ہوئے
بعض فرمابردار ہیں اور بعض (نافرمان) گھنگار ہیں تو جو فرمابردار ہوئے				

فَأُولَئِكَ تَحْرَرُ وَ اسْرَشَدًا وَ أَمَّا الْقُسْطُونَ

فَأُولَئِكَ	تَحْرَرُوا	رَشَدًا	وَ أَمَّا	الْقُسْطُونَ
تو سہی لوگ	انہوں نے قصد کیا/ وہ پڑھے	اوہ جو	سیدھا راستہ	گراہ ہیں
وہ سیدھے راستے پر پڑھے۔ اور جو گھنگار ہوئے				

فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا لَا وَأَنْ لَوْ اسْتَقْمُوا

فَكَانُوا	لِجَهَنَّمَ	حَطَبًا	وَأَنْ	لَوْ اسْتَقْمُوا
پس وہ ہو گئے	جہنم کا	ایندھن	اور یہ کہ	اگر وہ قائم رہتے
وہ دوزخ کا ایندھن بنے۔ اور (اے پیغمبر!) یہ (یعنی ان سے کہہ دو) کہ اگر یہ لوگ				

عَلَى الطَّرِيقَةِ لَا سَقِينُهُمْ مَاءً غَرَّقَا

عَلَى الطَّرِيقَةِ	لَا سَقِينُهُمْ	مَاءً	غَرَّقَا	عَدَقًا
سیدھے راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پائی دیتے۔	تو ہم انکو پلاتے	پانی	بہت سا/وافر	
سیدھے راستے پر رہتے تو ہم ان کے پینے کو بہت سا پائی دیتے۔				

الفعل: تَحَرَّرُوا: انہوں نے قصد کیا، تَحَرِّی (مناسب رائے ڈھونڈنا، غور کرنا، اچھے کام کا قصد کرنا) سے
یعنی صحیح غایب مذکور۔

الاسماء: بَخْسًا: ناقص ظلم سے کسی چیز کو کھٹانا، مصدر ہے (باب فتح)۔ الْقُسْطُونَ: ناالنصافی کرنے والے
گراہ (ضرب) قُسْط (ظلم کرنا) سے اُن فاعل (جمع مذكر)۔ حَطَبًا: ایندھن، لکڑی۔ غَرَّقًا: بہت سا، وافر
کثیر پانی، خوب (بارش) برسنا، (چشمے کا) گہرا اور شیر میں ہونا، مصدر (باب سمع)۔

لِنَفْتَنَهُمْ فِيهِ وَمَنْ يُعْرِضُ عَنْ ذَكْرِ

لِنَفْتَنَهُمْ	فِيهِ	وَمَنْ	يُعْرِضُ	عَنْ ذَكْرِ
تاکہ زماں میں اسکو	روگوانی کرے گا	اس میں	اور جو	تاکہ آزمائش کریں۔ اور جو شخص اپنے پروردگاری کی یاد سے
تاکہ اس سے ان کی آزمائش کریں۔ اور جو شخص اپنے پروردگاری کی یاد سے				

سَابِهِ يَسْلُكُهُ عَذَابًا صَعْدًا لَا وَأَنَّ الْمَسْجِدَ

رَبِّهِ	يَسْلُكُهُ	صَعْدًا	عَذَابًا	وَأَنَّ الْمَسْجِدَ
پروردگاری کی	وہ اس کو داخل کرے گا	عذاب میں	سخت	اور یہ کہ مسجدیں
منہ پھیرے گا وہ اس کو خفت عذاب میں داخل کرے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں				

لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا لَا وَأَنَّهُ لَهَا

لِلَّهِ	فَلَا تَدْعُوا	مَعَ اللَّهِ	أَحَدًا	وَأَنَّهُ لَهَا
اللہ کیلئے ہیں	پس نہ پکارو/ عبادت کرو	اللہ کے ساتھ	کسی کی	اور یہ کہ جب
(خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کی اور کسی عبادت نہ کرو۔ اور جب				

قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوْهُ كَادُوا يَكُونُونَ

يَكُونُونَ	كَادُوا	يَدْعُوهُ	عَبْدُ اللَّهِ	قَامَ
کھڑا ہوا	بندہ اللہ کا	کہ وہ پکارے اسے/ عبادت کرے اس کی	قریب تھا	وہ ہو جائیں اکریں
خدا کے بندے (محمود علیہ السلام) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافران کے گروہ جو کر لینے				

عَلَيْهِ لِبَدَأَ	قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّيْ	وَلَا أَشْرِكُ	لِبَدَأَ	أَدْعُوا رَبِّيْ	إِنَّمَا	قُلْ	أَدْعُوا رَبِّيْ	وَلَا أَشْرِكُ
اس پر اکٹھے/ جو جوم کھدیں کہ اسکے سوائیں کہ میں اپنے پروردگاری کی عبادت کرتا ہوں اور یہ شریک کرتا	کو تھے۔ کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگاری کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا							

اغوال: يَسْلُكُ: وہ (اسکو) داخل کرے گا، (صریح) سُلُك سے مفارقہ واحد غالبہ نہ کر۔ قَامَ: وہ کھڑا ہوا۔
 (صریح) قَامَ يَقُولُ (قَامَ) سے اضافی واحد غالبہ نہ کر۔

اسماء: صَعْدًا: سخت شاق جو مذنب کے اور چھا جائے۔ لِبَدَأَ: سخت کے سخت جو جوم بھیڑ۔

﴿۱۸﴾ آیت: ساری زمین
 اللہ کی ہے پوری کی پوری
 زمین عبادت گاہ ہے۔ اللہ کی
 زمین پر کہیں شرک نہ کیا
 جائے۔

﴿۱۹﴾ آیت: ۲۳ تا ۱۹: اللہ کے
 بندے سے مراد حضور ﷺ
 ہیں۔

حضور جب اللہ کے حضور
 کھڑے ہوتے اور تلاوت
 فرماتے یا اللہ کی طرف دعوت
 دینے کے لیے کھڑے ہوتے
 تو کفار حملہ کرنے کے لیے
 تیار ہو جاتے۔ اس پر ملامت
 کی جا رہی ہے۔ حضور کی
 زبان مبارک سے کہہ لایا جا رہا
 ہے کہ اے پیارے نبی! کو
 کہ میں تو اپنے رب کو پکارتا
 ہوں یہ تو کوئی قابل اعتراض
 بات نہیں ہے۔ بری بات تو
 یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
 شریک کیا جائے۔
 کلی اختیارات اللہ تعالیٰ کے
 پاس ہیں۔ وہ نفع و نقصان کا

مالک ہے۔ میرا کام صرف یہ
ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیغام
بے کم و کاست پہنچا دوں۔
اگر تم نہیں مانو گے یعنی شرک
سے باز نہیں آؤ گے تو جہنم
رسید ہو جاؤ گے۔

بِهِ أَحَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَا أَمِلِكُ لَكُمْ ضَرًّا

بِهِ	أَحَدًا	قُلْ	إِنِّي	لَا أَمِلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا
اسکے ساتھ کسی کو کہدوں	پیش میں	نہیں مالک/ اختیار رکھتا ہوں	تمہارے لیے	کسی ضرر کا		
شریک نہیں ہوتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور فرع کا بچھا اختیار						

وَلَا رَشَدًا ۝ قُلْ إِنِّي لَنْ يُحِبِّرَنِي مِنَ اللَّهِ

وَلَا رَشَدًا	قُلْ	إِنِّي	لَنْ يُحِبِّرَنِي	مِنَ اللَّهِ
اور نہ کسی بھلاقی کا	کہدوں	پیش مجھے	ہرگز نہ بچائے گا	اللہ سے

نہیں رکھتا۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ خدا (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے

أَحَدٌ لَا لَهُ أَجَدٌ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝

أَحَدٌ	وَلَنْ	أَجَدٌ	مِنْ دُونِهِ	مُلْتَحَدًا
کوئی اور	اور ہرگز نہ	پاؤں گاہیں	اسکو چھوڑ کر	کوئی جائے پناہ

کہتا اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا۔

إِلَّا بَلَغَ مِنَ اللَّهِ وَرِسْلِيهِ طَ وَمَنْ يَعْصِ

إِلَّا بَلَغَ	وَمَنْ يَعْصِ	مِنَ اللَّهِ	وَرِسْلِيهِ	طَ
مگر پہنچانا	اور اسکے بیغاموں کا	اللہ کی طرف سے	اور جو نافرمانی کرے گا	

ہاں خدا کی طرف سے (احکام کا) اور اس کے بیغاموں کا پہنچا دینا (یہ میرے ذمہ ہے)۔ اور جو شخص خدا

اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَإِنَّ لَهُ نَارًا جَهَنَّمَ خَلِدِينَ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ	فَإِنَّ لَهُ	نَارًا جَهَنَّمَ	خَلِدِينَ
اللہ اور اسکے رسول کی	تو پیش اسکے لیے	جہنم کی آگ ہے	ہمیشہ زیں کے

اور اس کے پیغامبر کی نافرمانی کرے گا تو ایسوں کے لیے جہنم کی آگ ہے، ہمیشہ ہمیشہ

اغوال: لَنْ يُحِبِّرَ: ہرگز نہ بچائے گا، ایجاد (پناہ دینا، حفاظت کرنا، بچانا) سے معارض فتنی پر ان واحد

عاصب نہ کر۔

اسماء: مُلْتَحَدًا: پناہ کی جگہ پناہ ایجاد سے اسی طرف یا مصدر تہمی۔

فِيهَا أَبَدًا ۝ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يَوْعَدُونَ

فِيهَا	أَبَدًا	حَتَّىٰ	إِذَا رَأَوْا	مَا يَوْعَدُونَ
--------	---------	---------	---------------	-----------------

اس میں	ہمیشہ/سدا	یہاں تک کہ	جب وہ دیکھیں گے	جسکا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس میں رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے
--------	-----------	------------	-----------------	--

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَ أَقْلُ

فَسَيَعْلَمُونَ	مَنْ	أَضْعَفُ	نَاصِرًا	وَ أَقْلُ
-----------------	------	----------	----------	-----------

پس اسی وقت جان لیں گے	کون/اس کا	کمزور ہے	مدکرنے والا	اور کمزور
-----------------------	-----------	----------	-------------	-----------

تب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ مددگار کس کے کمزور پیں اور شمار کن کا

عَدَدًا ۝ قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقْرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ

عَدَدًا	قُلْ	إِنْ	أَدْرِي	أَقْرِيبٌ	مَا تُوعَدُونَ
---------	------	------	---------	-----------	----------------

تعداد میں	کہہ دیں	نہیں	جانتیں	آیا قریب ہے	وہ جسکا وعدہ تم سے کیا جاتا ہے
-----------	---------	------	--------	-------------	--------------------------------

تھوڑا ہے۔ کہہ دو کہہ جس (دن) کام سے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (عن) قریب (آنے والا)

أَمْ يَجْعَلُ لَهُ سَرِيبٌ أَمْدًا ۝ عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا

أَمْ	يَجْعَلُ	لَهُ	رَبِّيْ	أَمْدًا	عِلْمُ الْغَيْبِ	فَلَا
------	----------	------	---------	---------	------------------	-------

یا	کر دے گا	اسکے لیے	پروردگار میرا	مدت دراز	جائے والا غیب کا	پس نہیں
----	----------	----------	---------------	----------	------------------	---------

ہے یا میرے پروردگار نے اس کی مدت دراز کر دی ہے۔ (وہی) غیب کی بات جائے والا ہے اور کسی

يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ

يُظْهِرُ	عَلَى غَيْبِهِ	أَحَدًا	إِلَّا مِنْ	إِرْتَضَى	مِنْ
----------	----------------	---------	-------------	-----------	------

وہ ظاہر/خبردار کرتا ہے	اپنے غیب پر	کسی کو	سوائے جس کو	وہ پسند کرے	سے
------------------------	-------------	--------	-------------	-------------	----

پرانے غیب کو ظاہر نہیں کرتا۔ ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو

اعمال: يُظْهِرُ: وہ خبردار کرتا ہے وہ مطلع کرتا ہے وہ واقف کرتا ہے، اظہار سے مضرار و واحد غائب مذکور۔

اسماء: أَضْعَفُ: زیادہ کمزور ضعف سے افضل اتفضیل کا صیفہ۔

آیت ۲۵: ۲۳: ان آیات کا پیش مظرا یہ ہے کہ حضور ﷺ جب اللہ کا پیغام سنانے کے لیے کھڑے ہوتے تو کفار حملہ آور ہو جاتے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کا بختا مضبوط ہے اور حضور کے ساتھی تھوڑے ہیں اور کمزور ہیں۔ اس پر فرمایا کہ جب قیامت آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے پھر انہیں پتہ چل جائے گا کہ کمزور کون ہے اور طاقتور کون ہے۔ اس پر وہ طنز اکھتے اچھا! وہ وقت آئے گا کب؟ اس کے جواب میں کہا (رسول اللہ نے بحکم اللہ) کہ وہ وقت ضرور آئے گا اور یہ میرا رب جانتا ہے کہ کب آئے گا، میں نہیں جانتا۔

رَسُولٌ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

﴿ آیت ۲۶: غیب کا
علم صرف اللہ کو ہے۔ اپنے
رسول کو وہ غیب کا علم اندازتا
ہے جتنا سات کے فرائض
کے لیے ضروری ہوتا ہے۔
اور یہ علم بڑے محفوظ طریقے
سے دیا جاتا ہے۔

رَسُولٌ	فَإِنَّهُ	يَسْلُكُ	مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
رسول	پس پیچوں	چلاتا ہے / مقرر کرتا ہے	اسکے لئے گے

اس (کو غیب کی بتائی بتاؤ تباہی اور اس) کے آگے اور پیچھے تمہان مقرر کر

وَمِنْ خَلْفِهِ رَاصِدًا	لَيَعْلَمَ أَنَّ قَدْ أَبْلَغُوا
او راکے پیچے سے	آبلغوا

دیتا ہے تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے

رِسْلَتٍ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِهَا لَدُيْهُمْ وَأَحْصَى
پیغام پیچاہوں کے

پیغام پیچاہوں کے اور (یوں تو) اس نے ان کی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر کھا ہے اور ایک

كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا

عَدَدًا	كُلَّ شَيْءٍ
کتنی	ہر چیز کی

ایک چیز گن رکھی ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہمیان آنہا یہ رحم والا ہے۔

تعالیٰ: اَبْلَغُو: انہوں نے پیچاہا ایلاعَ میں جمع غائب مذکور۔